109248 ـ حیض كا خون بند ہونے اور غسل كرنے سے قبل طلاق دے دى

سوال

ميں نے اپنى بيوى كو تيسرى طلاق اس وقت دى كہ مجھے اس كے متعلق شك تھا كہ آيا وہ حيض كى حالت ميں تھى يا كہ طہر كى حالت ميں، مجھے پتہ چلا كہ خون بند ہو چكا تھا ليكن اس نے ابھى غسل نہيں كيا تھا، تو كيا ميرى طلاق واقع ہو گئى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

حيض كى حالت ميں دى گئى طلاق بدعى ہے، اور اس كے واقع ہونے ميں اہل علم كا اختلاف پايا جاتا ہے، جيسا كہ سوال نمبر (72417) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے، اور جب حيض كا خون بند ہو جائے اور عورت نے غسل نہيں كيا تو اس كے ليے طلاق مباح اور واقع ہو جائيگى؛ كيونكہ وہ اس وقت حائضہ عورت شمار نہيں ہوتى.

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے المغنى ميں ذكر كيا ہے كہ:

" جب حيض كا خون بند ہو جائے تو حيض كى بنا پر طلاق دينے كى حرمت زائل ہو جاتى ہے، اس ليے اگر خاوند اسے طلاق دے دے تو يہ طلاق جائز ہے اور واقع ہو جائيگى چاہے اس نے غسل نہ بھى كيا ہو، امام احمد اور امام شافعى رحمہما اللہ كا مسلك يہى ہے؛ كيونكہ خون رك جانے كى بنا پر وہ پاك ہو چكى ہے.

اور زاد المستقنع ميں درج ہے:

" جب خون بند ہو جائے اور عورت نے غسل نہ كيا ہو تو تو روزے اور طلاق كے علاوہ كچھ مباح نہيں ہوتا "د

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ اس كى شرح كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" خون بند ہو جانے كے بعد طلاق كے جواز كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ہے:

" اسے حكم دو كہ وہ اس سے رجوع كرے، اور پھر اسے طلاق طہر ميں دے يا پھر حمل ميں "

اور خون رک جانے پر عورت پاک ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 384).

اور شیخ محمد المختار شینقیطی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں تو اگر خون بند ہو گیا اور غسل نہیں کیا اور طلاق خون بند ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے ہوئی تو کیا حکم ہے ؟

وہ کہتے ہیں: طلاق واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ طلاق کو غسل کے ساتھ مؤقت نہیں کیا گیا، لیکن باقی ممنوعات کے لیے غسل کرنا ضروری ہے، مثلا جماع اور اس کا مسجد میں داخل ہونا، اسی طرح مسجد سے گزرنا اور مسجد میں ٹھرنا وغیرہ دوسری حیض کی حالت میں ممنوعات " انتہی

ماخوذ از: شرح زاد المستقنع.

واللہ اعلم.